طالب ہاشمی

حضرت سُمیّہؓ بنت خباط

(۱)

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت کے بعد دعوت حق کا آغاز فرمایا تو وہی قریشِ مکہ جن کی زبانیں آپؐ کو "امین امین" کہتے نہیں تھکتی تھیں وہ نہ صرف آپؐ کے خون کے پیاسے بن گئے بلکہ جو شخص بھی دعوتِ حق پر لبیک کہتا اس پر بے تحاشا ظلم وستم ڈھانا شروع کر دیتے تھے اس میں مرد یا عورت کی کوئی تخصیص نہ تھی۔ اسی زمانے میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بنو مخزوم کے محلے سے گزرے تو آپؐ نے دیکھا کہ کفارِ قریش نے ایک ضعیف العمر خاتون کو لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں زمین پر لٹا رکھا ہے اور پاس کھڑے ہو کر قہقہے لگا رہے ہیں اور اس خاتون سے مخاطب ہو کر کہہ رہے ہیں "محمدؐ کا دین قبول کرنے کا مزہ چکھ"

مظلوم خاتون کی بے بسی دیکھ کر حضورؐ آبدیدہ ہو گئے اور ان سے مخاطب ہو کر فرمایا

"صبر کرو تمہارا ٹھکانا جنت میں ہے"

راہ حق میں ظلم سہنے والی یہ خاتون جن کو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کی تلقین فرمائی اور جنت کی بشارت دی، حضرت سُمیّہؓ بنت خباط تھیں۔

(۲)

حضرت سُمیّہؓ بنت خباط کا شمار نہایت بلند مرتبہ صحابیات میں ہوتا ہے انہوں نے راہ حق میں اپنے ضعف اور کبر سنی کے باوجود زہرہ گداز مظالم جھیلے یہاں تک کہ اپنی جان بھی اسی راہ میں قربان کر دی اور اسلام کی سب سے پہلی شہید ہونے

کا مہتم بالشان شرف حاصل کیا۔

حضرت سُمیّہؓ کے آباؤ اجداد صرف ان کے باپ "خباط" کا نام معلوم ہے۔ ان کا وطن اور خاندان کونسا تھا اور وہ کب اور کیسے مکّہ پہنچیں؟ کتب سِیَر ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں دیتیں صرف اتنا پتہ چلتا ہے کہ وہ ایام جاہلیت میں مکّہ کے ایک رئیس ابوحُذیفہ بن المغیرہ مخزومی کی کنیز تھیں۔ یہ بعثتِ نبوی سے تقریباً پنیتالیس سال پہلے کا ذکر ہے۔ اسی زمانے میں یمن سے ایک قحطانی النسل شخص یاسر بن عامر اپنے ایک مفقود الخبر بھائی کی تلاش کرتے ہوئے مکّہ میں وارد ہوئے اور یہیں مستقل اقامت اختیار کر کے ابوحُذیفہ بن المغیرہ کے حلیف بن گئے اس نے حضرت سُمیّہؓ کی شادی یاسر بن عامر سے کر دی۔ ان کے صلب سے حضرت سُمیّہؓ کے دو بیٹے پیدا ہوئے عبداللہؓ اور عمارؓ۔ یہ وہ زمانہ تھا جب رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم بچپن اور جوانی کی منزلیں طے کر رہے تھے۔ قیاس یہ ہے کہ حضورؐ کی حیاتِ اقدس کا یہ سارا دور یاسرؓ، سُمیّہؓ عبداللہؓ اور عمارؓ کے سامنے گزرا اور انہوں نے حضورؐ کی عظیم ترین شخصیت اور اعلیٰ سیرت و کردار کا نہایت گہرا اثر قبول کیا۔ کیونکہ بعثت کے بعد حضورؐ نے دعوتِ حق کا آغاز فرمایا تو اس سارے خاندان نے کسی تامّل کے بغیر اس پر لبیک کہا اس وقت ابوحذیفہ مخزومی کا انتقال ہو چکا تھا اور حضرت سُمیّہؓ اس کے وُرثاء کی غلامی میں تھیں۔ یہ اہل حق کے لئے بڑا پُر آشوب زمانہ تھا بلکہ جو شخص اسلام قبول کرتا، مشرکین قریش کے غیظ و غضب اور لرزہ خیز جَور و تشدد کا نشانہ بن جاتا، مشرکین اس معاملے میں اپنے قریب ترین عزیزوں کا لحاظ بھی نہیں کرتے تھے۔ حضرت یاسرؓ اور ان کے لڑکے غریب الوطن تھے اور حضرت سُمیّہؓ کو بھی ابھی تک بنو مخزوم نے آزاد نہیں کیا تھا۔ ان بے چاروں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنے میں مشرکین کو کوئی چیز مانع نہیں تھی انہوں نے اس بیکس خاندان پر ایسے ایسے ہولناک مظالم ڈھائے کہ انسانیت سر پیٹ کر رہ گئی حضرت یاسرؓ اور حضرت سُمیّہؓ دونوں بہت ضعیف اور کبیر السن تھے مگر ان کی قوّتِ ایمانی اور استقامت کا یہ عالم تھا کہ مشرکین ان کو طرح طرح کی دردناک تکلیفیں دیتے تھے اور شرک پر مجبور کرتے تھے لیکن ان کے قدم جادۂ حق سے ایک لمحہ کے لئے بھی نہ ڈگمگاتے تھے۔ یہی حال ان کے بیٹوں کا تھا۔ ان مظلوموں کو لوہے کی زرہیں پہنا کر مکّہ کی جلتی تپتی ریت پر لٹانا، ان کی پشت کو آگ کے انگاروں سے داغنا اور پانی میں غوطے دینا روز کا معمول بن گیا تھا ایک مرتبہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام سے گزرے جہاں ان مظلوموں

کو عذاب دیا جارہا تھا۔ آپ کو اس پر سخت دکھ ہوا اور آپؐ نے فرمایا "صبر کرو اے آلِ یاسرؓ تمہارے لئے جنت کا وعدہ ہے" ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ نے ایک مرتبہ حضرت یاسرؓ، حضرت سُمیّہؓ اور ان کے بچوں کا مبتلائے مصیبت دیکھا تو آپؐ نے فرمایا "صبر کرو، الٰہی آلِ یاسرؓ کی مغفرت فرمادے اور تو نے ان کی مغفرت کر ہی دی"۔ بوڑھے یاسرؓ ظلم سہتے سہتے ایک دن جاں بحق ہو گئے لیکن مشرکین کو پھر بھی اس خاندان پر رحم نہ آیا اور انہوں نے حضرت سُمیّہؓ اور اور ان کے بچوں پر ظلم کا سلسلہ برابر جاری رکھا۔

(۳)

ایک دن حضرت سُمیّہؓ دن بھر سختیاں سہنے کے بعد شام کو گھر آئیں تو ابوجہل نے ان کو گالیاں دینی شروع کر دیں اور پھر اس کا غصہ اس قدر تیز ہوا کہ اپنا برچھا حضرت سُمیّہؓ کو کھینچ مارا وہ اسی وقت زمین پر گر گئیں اور اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ ایک روایت میں ہے کہ ابوجہل نے تیر مار کر حضرت سُمیّہؓ کے فرزند عبداللہؓ کو بھی شہید کر دیا۔ اب صرف حضرت عمارؓ باقی رہ گئے تھے۔ ان کو اپنی والدہ کی مرگِ بے کسی پر سخت صدمہ ہوا روتے ہوئے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ سنا کر عرض کی

"یا رسول اللہ اب تو ظلم کی انتہا ہو گئی"

حضورؐ نے ان کو صبر کی تلقین کی اور فرمایا۔ صَبْرًا اَبَا الْیَقْظَانِ (؟) اَللّٰهُمَّ لَا تُعَذِّبْ

"اے اللہ آلِ یاسر کو دوزخ سے بچا"

حضرت عمارؓ تو بیٹے تھے اس لئے ان کو والدہ کی مظلومانہ شہادت کبھی نہیں بھول سکتی تھی لیکن سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ابوجہل کی شقاوت اور حضرت سُمیّہؓ کی مرگِ بیکسی یاد رہی۔ چنانچہ غزوۂ بدر (رمضان المبارک ۲ھ ہجری) میں ابوجہل جہنم واصل ہوا تو حضورؐ نے حضرت عمارؓ بن یاسرؓ کو بلا کر فرمایا

(اللہ نے تمہاری ماں کے قاتل سے بدلہ لے لیا)

حضرت سُمیّہؓ کی شہادت ہجرتِ نبوی سے کئی سال قبل واقع ہوئی اس لیے تمام اہلِ سِیَر نے انہیں اسلام کی شہیدِ اوّل قرار دیا ہے۔

بنا کردند خوش رسمے بخون و خاک غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

(رضی اللہ تعالیٰ عنہا)